در کفے جامِ شریعت، در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابو البرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی، یکہ توت، پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ بیادگارِ حضرت ابوالبرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

رجسٹرڈ نمبر | پی ۳۶۹

پندرہ روزہ

الحسن پشاور

مدیر اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۱۲۲ | جلد نمبر ۱۱

۱۶-۳۰ نومبر ۱۹۹۷ء | رجب المرجب ۱۴۱۸ھ

مدیر اعلیٰ فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کرکے کیڑ توت پشاور سے شائع کیا

نمبر شمار	عنوان	مضمون نگار	صفحہ نمبر
۱	شذرہ	مدیر اعلیٰ	۲
۲	منقبت بحضور خواجہ خواجگان رح	وزار الملک عرشی اجمیری	۵
۳	تفسیر القرآن الحسنیہ	مدیر اعلیٰ	۶
۴	الوزار علی کرم اللہ وجہہ الکریم	مدیر اعلیٰ	۸
۵	تجلیاتِ غوثیہ	مدیر اعلیٰ	۹
۶	دوسری سالانہ یا رسول اللہ کانفرنس	سید یاسر بخاری ۔ غلام دستگیر قادری	۱۱
۷	پیر طریقت صاحبزادہ حافظ عبدالرحیم رح	پروفیسر صاحبزادہ لطیف الرحمٰن	۱۹
۸	یا رسول اللہ کانفرنس ۔ تاثرات و معروضات	سید محمد انور شاہ قادری	۲۴
۹	صوفی برکت علی رح اور ان کے مرید خاص		
	حافظ قاری علی گل مدظلہ العالی	سید محمد انور شاہ قادری	۲۷

اصلاحِ معاشرہ

سید نور الحسنین قادری گیلانی

اگر ہم انسان کی ابتدائی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت انسان کے ذہن میں کسی قسم کے معاشرے کا تصور نہیں تھا۔ ہر طرف جنگل کا قانون تھا۔ زور آور ہی اپنی بات کو منوانے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ ہر طرف افراتفری اور بے یقینی کا دور دورہ تھا۔ ایک انسان کی جان و مال عزت و آبرو دوسرے انسان کے ہاتھوں محفوظ نہ تھی۔ آہستہ آہستہ انسان کی سوچ میں تبدیلی پیدا ہوئی اور قدرے منظم زندگی کا تصور اس کے ذہن میں ابھرا۔ اسی منظم زندگی کے تصور نے معاشرے کی بنیاد رکھنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

اس طرح انسان جو کہ مکمل طور پر آزادانہ زندگی جس میں اس کسی قسم کی کوئی پابندی نہ تھی کو از خود ترک کرنے پر مجبور ہوا۔ تب انسان آپس میں باہم مل کر بیٹھے اور ایک معاشرے کی بنیاد رکھنے کے قابل ہوئے۔ معاشرے کے لئے ضروری تھا کہ ایک رہنما کا چناؤ کیا جائے جو کہ ان کی صحیح سمت کیطرف رہنمائی کر سکے ۔ اس طرح انسان نے چند قانون اور اصول وضع کر کے ان کے تحت زندگی گزارنا شروع کی۔ اس طرح معاشرہ بتدریج ترقی کرتا ہوا اس صورت میں ہمارے سامنے آیا جس میں آج ہم زندگی گذار رہے ہیں۔

ایک اچھا معاشرہ وہ ہے جس میں تمام لوگوں کو یکساں مواقع میسر ہوں کہ وہ قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے زندگی کی تمام سہولیات سے استفادہ کر سکیں۔ معاشرے میں سب سے زیادہ ذمہ داری قانون بنانے اور نافذ کرنے والے اداروں پر عائد ہوتی ہے کیونکہ ان اداروں کا مثالی کردار ہی وہ عنصر ہے جو کہ لوگوں میں قانون کے احترام کا جذبہ پیدا کرتا ہے ۔ اس کے برعکس ان اداروں کا بدعنوان ہونا تمام معاشرے کے لئے تباہی کا باعث بنتا ہے۔ موجودہ دور میں ہمارا معاشرہ بھی کچھ اسی قسم کے حالات کا شکار ہے۔

جناب محمد نواز شریف نے عوام سے بھاری مینڈیٹ لے کر جب عنان حکومت سنبھالی تو سب سے پہلے پاکستانی معاشرے سے بدعنوانی اور رشوت ستانی ختم کرنے کا بیڑہ اٹھایا جو پاکستانی معیشت کو گھن کی طرح چاٹ رہی تھی بلکہ چاٹ چکی تھی اور اخبارات کے مطابق پاکستان کرپشن میں دنیا میں دوسرے نمبر پر آگیا تھا اور عالمی اداروں نے اسے نادہندہ اور کرپٹ ملک قرار دینے کا اعلان کر دیا تھا۔

اس سلسلے میں وزیر اعظم کا وزارت اعظمیٰ کا منصب سنبھالنے کے بعد قوم سے پہلا خطاب معنی خیز تھا اور معاشرے میں بد عنوانی تلے پسے ہوئے افراد نے سکھ کا سانس لیا اور ان کے دلوں میں امید کی کرن روشن ہوئی کہ اب پاکستان میں بھی بغیر کسی لے دے کے انصاف مہیا ہو گا۔ مگر جب تک قانون نافذ کرنے والے اداروں سے کالی بھیڑوں کو نہیں نکالا جاتا تب تک ملک سے کرپشن کا خاتمہ کسی طور ممکن نہیں ہے۔

الحمد اللہ ہم مسلمان ہیں اور اللہ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات اور ان کی طرز زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت اپنے بچے کو لے کر آئی اور عرض کیا "یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ میرا بچہ کھجوریں بہت کھاتا ہے جو اس کی صحت کے لئے مضر ہے۔ آپ اس کو نصیحت فرمائیں کہ یہ زیادہ کھجوریں نہ کھایا کرے"۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کل آجائیں۔ وہ عورت دوسرے دن بچے کو لے کر پھر حاضر ہوئی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بچے کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور نصیحت فرمائی کہ آپ کھجوریں کم کھایا کریں۔ وہ عورت یہ سوچ کر بہت حیران ہوئی کہ یہ بات اور نصیحت تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کل بھی فرما سکتے تھے مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے دوسرے دن آنے کے لئے کیوں کہا؟ اس نے جرات کر کے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ ڈالا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، دراصل میں نے کل خود کھجوریں کھا رکھی تھیں۔ اس لئے اگر نصیحت کرتا تو اثر نہ ہوتا۔ سبحان اللہ! کیا عظیم فلسفہ ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اس بات میں کہ اگر نصیحت کرنے والا خود وہ کام کرتا ہے تو دوسروں کو اس سے کیسے منع کر سکتا ہے کسی بھی معاشرے میں بد عنوانی، رشوت ستانی اور ہر قسم کی کرپشن کو روکنے کے لئے پولیس اہم کردار ادا کرتی ہے مگر جب تک پولیس خود ہی اس موذی مرض میں مبتلا ہو تو وہ معاشرے سے اس ناسور کو کیسے ختم کر سکتی ہے۔

پشاور شہر کے ہر چوک میں پولیس والے بسوں، ویگنوں، رکشوں، ٹرکوں غرض ہر قسم کی گاڑیوں کو روک کر لوٹتے رہتے ہیں پولیس والوں کو گاڑیاں، بھاری موٹر سائیکلیں فراہم کی گئی ہیں۔ جو ان کے اپنے "کام" میں بے حد مددگار ثابت ہو رہی ہیں۔ اگر کوئی گاڑی والا ان کے چنگل سے بچ نکلنے میں کامیاب ہو بھی جاتا ہے تو وہ گاڑی یا موٹر سائیکل دوڑا کر اس کو جا لیتے ہیں اور اپنے اصل "ریٹ" سے زیادہ مک مکا کا مطالبہ کرتے ہیں کیونکہ ان کا پیچھا کرنے سے گاڑی میں خرچ ہونے والے تیل کا خرچہ بھی مانگا جاتا ہے۔ اس صورت میں گاڑی والے بھی اپنی عافیت اسی میں سمجھتے ہیں کیونکہ اگر مک

ممکانہ کریں تو اضافی دفعہ یعنی " ملزم نے پولیس اشارے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے بھاگ جانے کی کوشش کی اور اس کا تعاقب کر کے بڑی مشکل سے قابو پایا گیا" بھی لگ جاتا ہے لہذا تیل کا خرچہ بھی ادا کرنا پڑ جاتا ہے۔ تو اس طرح جناب وزیر اعظم صاحب کے فرمان کے مطابق عوام کا خوب محاسبہ ہو رہا ہے۔ جب کہ محاسبہ کرنے والوں کو جدید سہولتیں مہیا کر کے ان کے وسائل میں مزید اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور خزانے پر بوجھ زیادہ بڑھا دیا گیا ہے۔ اسی طرح تھانے، کچہریوں میں بھی انتہائی برا حال ہے۔ یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ ایک "محاسبہ" کرنے والے نے سرعام سو روپے کا نوٹ لے کر سورج کی طرف کر کے یہ چیک کر رہا تھا کہ کہیں یہ نوٹ جعلی تو نہیں۔

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ آئی جی پی صاحب کبھی کبھار اپنے قیمتی وقت سے تھوڑا سا وقت نکال کر شہر کی چند ایک سڑکوں، چوکوں اور تھانے کچہریوں کا چکر لگا لیا کریں اسطرح کوئی نہ کوئی خوش نصیب اس نام نہاد محاسبہ اور غنڈہ ٹیکس سے بچ سکے گا اور وزیر اعظم کے احکامات پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جا سکے گا۔

پولیس کی بدعنوانی کا سب سے بڑا ثبوت باچاخان چوک میں ٹریفک پولیس ہیڈ کوارٹر کے دروازے پر سوزوکیوں کا غیر قانونی اڈہ ہے۔ جو کہ چراغ تلے اندھیرے کے مترادف ہے۔ یہاں پر سوزوکیوں کے رش کی وجہ سے انسان کا گزرنا تو کیا چیونٹی کا گزرنا بھی محال ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق ان سوزوکیوں کے مالکان کو اس غیر قانونی اڈہ کے لئے باقاعدہ فیس ادا کرنی پڑتی ہے۔ ٹریفک پولیس کے اہلکاروں نے ان لوگوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے جب کہ دوسری طرف شریف شہریوں کو بے جا تنگ کرنا اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہیں۔

ہم جو کہ ہر وقت اکیسویں صدی میں "پروقار" انداز سے داخل ہونے کا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں تو سوچنے کی بات ہے کہ آیا یہی وہ طریقہ ہے جس کے مطابق ہم اکیسویں صدی میں داخل ہوں گے اگر حقیقت کو پیش نظر رکھا جائے تو ہم آج بھی اسی معاشرے میں رہ رہے ہیں جس میں "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" والا نظام رائج تھا۔ لہذا درج بالا مسائل کے پیش نظر ضروری ہے کہ سب سے پہلے قانون نافذ کرنے والے اداروں کا محاسبہ کیا جائے تاکہ عوام کا اعتماد بحال ہو سکے۔

تیرا در چھوڑ کر خواجہؒ یہ دیوانے کہاں جاتے

شاعر دربار خواجہؒ
وزار الملک عرشی اجمیری

سنانے اپنی بربادی کے افسانے کہاں جاتے
ترا در چھوڑ کر خواجہؒ یہ دیوانے کہاں جاتے

ہمیشہ بھیک ہم نے تو اسی چوکھٹ سے پائی ہے
ہم اپنا دامنِ امید پھیلانے کہاں جاتے

تمہارے سر پہ خواجہ تاج ہے مشکل کشائی کا
ہم اپنی الجھنیں اوروں میں سلجھانے کہاں جاتے

زمانے بھر کو داروئے شفا اس در سے ملتی ہے
ہم اپنے دل کے گہرے زخم دکھلانے کہاں جاتے

مقدّر ہے ازل سے جب یہیں جینا یہیں مرنا
تو پھر اے شمع سنجر تیرے پروانے کہاں جاتے

جبینوں پر نہ ہوتا نقش گر اس آستانے کا
غلامانِ معینؒ محشر میں پہچانے کہاں جاتے

درِ خواجہؒ پہ بگڑی قسمتیں بنتی ہیں اے عرشی
ہم اپنی لوحِ پیشانی بدلوانے کہاں جاتے

تفسیر القرآن الحسنیہ

مدیر اعلیٰ

واقیمو الصلواۃ و آتو الزکوۃ وما تقدمو لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ ان اللہ بما تعلمون بصیر (۱۱۰) وقالو لن یدخل الجنۃ الا من کان ھودا او نصرٰی تلک امانیھم قل ھاتو برھانکم ان کنتم صٰدقین (۱۱۱) بلٰی من اسلم وجھہ للہ وھو محسن و فلہ اجرہ عند ربہ ولاخوف علیھم ولا ھم یحزنون (۱۱۲)

ترجمہ: اور (اے مسلمانو) نماز کو قائم کرو اور زکواۃ ادا کرو اور جو کچھ تم بھلائی سے آگے بھیجو گے بے شک اللہ تعالیٰ کے حضور میں اسے موجود پاوء گے بے شک اللہ تعالیٰ جو کچھ تم عمل کرتے ہو دیکھتا ہے (۱۱۰)

اور اہل کتاب نے کہا ہر گز جنت میں داخل نہیں ہوں گے مگر وہی داخل ہو گا جو یہودی ہو گا یا نصرانی ہو یہ انکی اپنی (نفسانی) خواہشیں ہیں۔ اے پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ ان (اہل کتاب) کو فرما دیجئے کہ اگر تم (اپنے) اس دعوے میں سچے ہو تو کوئی دلیل لے آوٗ (۱۱۱)

کیوں نہیں (ہاں جنت میں وہ داخل ہو گا) جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے آپکو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔ اس حال میں کہ وہ محسن ہے۔ پس اس کا اجر اس کے لئے اس کے رب تعالیٰ کے ہاں ہے۔ ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے (۱۱۲)

حل لغت: اسلم: جھکایا فرمانبردار ہوا۔ سپرد کیا۔ سونپ دیا۔ وجھہ: اپنا چہرا۔ عربی میں وجہ کا اطلاق ذات پر کیا جاتا ہے۔ تو اس کے معنی یوں ہو گئے کہ جس نے اپنے آپکو سپرد کر دیا، سونپ دیا۔ محسن: احسان کرنے والا مخلص، بھلائی کرنے والا، نیکو کار۔

تفسیر: اللہ نے ملت اسلامیہ کو تذکیر فرمائی کہ ان اہل کتاب اور نہ ہی مشرکوں کی طرف توجہ کرو۔ نہ انکی من گھڑت باتوں کو سنو۔ بلکہ اپنے اندر حوصلہ، عزم اور عبادت پر قیام اختیار کرو۔ جانی (نماز) اور مالی (زکواۃ) عبادت پر دلجمعی کے ساتھ استقامت کیئے رہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ تمہارے ان تمام اعمال حسنہ کو جو تم اپنی آخرت کے لئے آگے بھیجو گے اس کا تمہیں بہت بہت اجر عطا فرمائے گا۔ اور اپنی نعمتوں اور نوازشوں سے سرفراز

فرمائے گا۔ ان نعمتوں اور سرفرازیوں میں سب سے اہم اور برگزیدہ اجر شفاعت کبری حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اور اور جنت میں دیدار الٰہی سے مشرف ہونا ہے۔
اللہ تبارک وتعالی نے یہاں پر بھی حسب سابق اہل کتاب کے اس دعوے کا بھی رد فرما دیا کہ جنت تو ان لوگوں کے لئے ہے جنھوں نے اپنا ہر کام رضائے الٰہی پر موقوف کر رکھا ہے۔ اور اپنی زندگی نظام مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اور بہبود انسانیت عامہ کے لئے وقف کر رکھی ہے۔ وہ صاحبان ایمان و عمل ہیں۔ ان کا ہر ایک نیک عمل ملت اسلامیہ کی سربلندی اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہے۔ اور وہ سراپا انقیاد اور مطیع و فرمانبردار ہیں۔ ان کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، عبادت ہو یا معاملات وہ سب سرور کائنات، احمد مجتبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا نمونہ ہے۔ اور عبادت میں بھی ان حضرات گرامی منزلت کو وہ مقام حاصل ہو جاتا ہے جو حدیث نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے مطابق جب وہ نماز پڑھتے ہیں تو گویا اللہ تبارک و تعالی کی زیارت سے منور ہوتے ہیں۔ اور اگر یہ مقام ان کو حاصل نہیں ہوتا تو کم از کم یہ بات ضرور ہے کہ وہ اس بات سے مشرف ہوں کہ اللہ تعالی ان کو ملاحظہ فرما رہا ہے۔ (الحدیث)۔ ے ۱) ۔ (قال وما الاحسان یا رسول اللہ قال ان تعبد وا ربک کا انک قراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک)
لہذا ان کا یہ دعوی کہ ہم نے ہی جنت میں جانا ہے بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے ہے اور یہ انکی من گھڑت اور نفسانی خواہشیں ہیں بلکہ قیامت کے دن اور جنت میں وہی اجر عظیم پائیں گے جن کے نامہ اعمال رضائے الٰہی سے بھرپور ہوں گے۔ نہ ہی ان کو جہنم کا خوف ہو گا اور نہ ہی اللہ تعالی کی نعمتوں سے محرومی کا غم ہو گا۔ (جاری ہے)

(۱) مشکوۃ المصابیح۔ باب الایمان۔

انوار علی کرم اللہ وجہہ الکریم

مدیر اعلیٰ

حدیث -:۳/۱۲۹ حدثنا اسحاق بن ابراہیم قال انبانا جریر عن یزید عن عبدالرحمان بن ابی نعم عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الحسن و الحسین سیدا شباب اهل الجنة و فاطمة سیدة النسآء اهل الجنة الا ماکان من فضل مریم بنت عمران۔

ترجمہ:- ابی سعید سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (جناب) حسن (علیہ سلام) اور (جناب) حسین (علیہ سلام) دونوں جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہیں۔ اور (سیدہ) فاطمۃ الزہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں سوائے مریم بنت عمران کے۔

حدیث -: ۴/۱۳۰ انبانا محمد بن منصور الطوسی قال حدثنا الزبیری محمد بن عبداللہ قال اخبرنی ابو جعفر و اسمه محمد بن مروان قال حدثنا ابو حازم عن ابی ہریرۃ قال ابطا علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوماً صدر النهار فلمّا کان العشاء قال له قائلنا یا رسول اللہ قد شقّ علینا قال ان ملکامن السمآء لم یکن رانی فاستاذن اللہ تبارک و تعالیٰ فی زیارتی فاخبرنی وبشرنی ان فاطمة ابنتی سیدة النسآء امتی وان حسناً و حسیناً سیدا شباب اهل الجنة۔

ترجمہ:- ابی ہریرہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن صبح کو تشریف لانے میں دیر فرمائی۔ سو جب عشا ہوئی تو ہم میں سے کسی صاحب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (آپ کا دیر سے تشریف لانا) ہم پر بہت ہی شاق گزرا۔ ارشاد فرمایا کہ آسمان کے ایک فرشتہ نے مجھے نہیں دیکھا تھا تو اس نے میری زیارت کرنے کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ سے اجازت چاہی۔ تو اس نے مجھے خبر دی اور بشارت دی یہ کہ میری بیٹی (سیدہ) فاطمہ (الزہرا) میری امت کی تمام عورتوں کی سردار ہے اور بے شک (جناب) حسن اور (جناب) حسین (علیہما السلام) دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

حل لغت:- ابطاءٌ - دیر کرنا - شقّ - سخت ہونا۔ گراں ہونا - شاق ہونا - تکلیف میں ڈالنا - دشوار ہونا۔

تشریح:- ارشاد ہے "ہم پر بہت ہی شاق گزرا۔" یعنی آج جو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے محروم رہے۔ تو یہ فراق جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیر سے تشریف لانے کی وجہ سے ہوا۔ ہم پر بہت گراں اور شاق تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تشریف فرما نہ ہونا ہم پر ایک

باقی صفحہ پر

تجلیات غوثیہ

مدیر اعلیٰ

اور نیز حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیض سلوک اور کمال اپنے والد سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت سید عبداللہ جیلی سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت سید یحییٰ زاہد سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت سید شمس الدین محمد زکریا سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت سید ابی بکر داؤد سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت سید موسیٰ ثانی سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت سید عبداللہ صالح سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت سید موسیٰ الجون سے اور انہوں نے اپنے والد حضرت سید عبداللہ المحض اور انہوں نے اپنے والد حضرت سید حسن مثنیٰ سے اور انہوں نے اپنے والد ماجد حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد امام الاولیاء حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم سے اور انہوں نے جناب رسالت پناہ خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل کیا۔

نیز یہ بھی یاد رہے کہ نسبت مادری حضرت سید الشہداء کربلا امام حسین تک پہنچتی ہے۔ اسی خاطر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحسنی الحسینی کہلاتے ہیں۔ یہ سلسلہ اس طرح ہے کہ حضور غوث الثقلین کی والدہ ماجدہ کا اسم مبارک حضرت فاطمہ ام الخیر ہے اور وہ صاحبزادی ہیں حضرت سید عبد اللہ صومعی کی اور وہ بیٹے ہیں حضرت ابو جمال محمد کے اور وہ بیٹے ہیں ابو محمد سید احمد کے اور وہ بیٹے ہیں ابو محمد سید طاہر احمد کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت ابوالعطا بن سید عبداللہ کے اور بیٹے ہیں حضرت ابو کمال سید علی کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید علاؤالدین۔ کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت ابوعبداللہ سید محمد کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت امام جعفر الصادق کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت امام محمد باقر کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید الساجدین امام زین العابدین کے اور وہ بیٹے ہیں سبط رسول الثقلین حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم کے۔

اور اسی طرح فقیر حقیر (حضرت شاہ محمد غوث لاہوری) کا نسب والدہ ماجدہ کی جانب سے حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ یہ ہے کہ والدہ فقیر کی حضرت شاہ

جمال کی دختر نیک اختر ہیں اور وہ بیٹے ہیں سید عبدالوہاب کے اور وہ بیٹے ہیں سید مصطفے کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید علی کے اور وہ بیٹے ہیں سید قنبر کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید احمد یوسف کے اور وہ بیٹے ہیں سید احمد نور بخش کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید احمد بیغم کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید شاہ بدان کے اور وہ بیٹے سید احمد مشتاق کے اور وہ بیٹے ہیں سید شاہ ابو تراب کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید حامد کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید محمد کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید حسام کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت شاہ ناصر خسرو کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید جلال گنج العلم کے اور وہ بیٹے ہیں سید امیر علی الثالث کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید ابوالحسن علی کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید عبد اللہ ثانی کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید علی صالح کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید عبداللہ اعرج کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید حسین اصغر کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت سید الساوات امام زین العابدین کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت امام حسینؑ کے اور وہ بیٹے ہیں حضرت علی المرتضے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے۔ (ختم شد)

بقیہ:- انوار علی

دشوار امر تھا اور ہم سب آتش فراق میں جلتے رہے۔ ارشاد ہے " اس نے میری زیارت کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ سے اجازت چاہی " یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے فرشتے کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنے کے لیے اجازت مرحمت فرمائی۔ اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اسنادہ حسن شواہدہ۔ (جاری ہے)

ضروری اعلان برائے قارئین کرام

وہ تمام حضرات جنھوں نے گذشتہ سال اپنا سالانہ چندہ برائے سال ۱۹۹۷ء جمع کروایا تھا امسال (۱۹۹۸ء کے لیے) بھی اپنا زر اعانت جمع کروا کر سال نو میں رسالے کی خریداری کو یقینی بنائیں۔ (شکریہ)

سید غلام الحسنین گیلانی
منتظم اعلیٰ "الحسن" پشاور

بنک ڈرافٹ بھجوانے کا پتہ:
اکاؤنٹ نمبر ۷-۶۵۰۶ بنام "الحسن" پشاور
یو بی ایل پشاور سٹی برانچ

دوسری سالانہ یارسول اللہ کانفرنس

سید یاسر بخاری
غلام دستگیر قادری

صوبہ سرحد میں سنیوں کے حقوق اور انکے مفادات کے تحفظ کے لیے قیام پاکستان سے لے کر آج تک جتنی بھی جماعتیں وجود میں آئیں ان سب میں "تنظیم المشائخ اہلسنت والجماعت صوبہ سرحد" اس وجہ سے اپنا ایک خاص اور انفرادی مقام رکھتی ہے کہ اس نے کسی بھی قسم کی فرقہ واریت میں ملوث ہوئے بغیر اہلسنت کے حقوق کے دفاع کے لیے ہمیشہ پر امن جدوجہد کی ہے۔ اور صوبہ سرحد میں اہلسنت و اہلِ طریقت کو متحد کرنے میں اس نے جو بے مثال قربانیاں پیش کی ہیں انہی میں سے ایک ہر سال یارسول اللہ کانفرنس کا انعقاد ہے۔

اس کانفرنس کا بنیادی مقصد صرف اور صرف عامۃ المسلمین کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور انکے حبیبِ لبیب شافع یوم النشور سرکار دوجہاں جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات و تعلیمات اور صحابہ کرام واولیائے عظام کی خدمات جو انھوں نے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لیے سرانجام دیں سے آگاہ کرنا ہے۔ چنانچہ ان مقاصد کے تحت مزکورہ کانفرنس ۱۹۹۶ء میں بھی ۶ نومبر کو جناح پارک میں منعقد ہوئی تھی اور اس سال بھی گذشتہ برس سے زیادہ کامیاب رہی۔

دوسری عظیم الشان ایک روزہ یارسول اللہ کانفرنس ۶ نومبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۵ رجب المرجب ۱۴۱۸ھ بروز جمعرات بوقت ۹ بجے صبح پشاور کے سب سے بڑے عوامی پارک "جناح پارک" پشاور میں منعقد ہوئی۔ اس مرتبہ کانفرنس کی تیاریاں ایک ماہ پہلے سے ہی شروع ہو گئیں تھیں اور سال گذشتہ سے بڑھ کر اس سال کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے خاطر خواہ تشہیر کی گئی تھی اور لوگوں کو بڑی بے چینی سے اس کانفرنس کا انتظار تھا۔

آخر کار وہ گھڑی آن پہنچی جسکا اہل سرحد کو عموماً اور اہل پشاور کو خصوصاً انتظار تھا۔ تمام صوبہ سے غیور مسلمانان اہلسنت کے قافلے صبح ۶ بجے سے ہی جناح پارک پشاور پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ پارک میں دس سے پندرہ ہزار کے قریب نشستوں کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مگر جب ۹ بجے کانفرس کا آغاز ہونے لگا تو جناح پارک جس میں تقریباً ۲۵ ہزار کے قریب افراد

کی گنجائش ہے شمع رسالت کے پروانوں سے ایسا کچا کچ بھرا ہوا تھا کہ اس میں تل دھرنے کی بھی گنجائش نہ تھی۔

کانفرنس کی صدارت پیر طریقت جناب پیرزادہ شمس الامین صاحب مانکی شریف نے کی جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب حافظ عبدالعظیم صاحب قادری نے انجام دیے۔

سٹیج پر موجود علماء کرام، مشائخ عظام اور مندوبین کے اسماء گرامی (جس حد تک دستیاب ہو سکے) یہ ہیں:۔

جناب پیر طریقت رہبر شریعت حضرت شیخ گل صاحب مدظلہ العالی (لنڈی کوتل)

جناب پیر طریقت شیخ المشائخ فخر سادات حضرت علامہ مولینا سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی (مدیر اعلی الحسن)

جناب پیر سید محمد صابر شاہ صاحب (وزیر اعظم کے مشیر برائے قومی امور)

جناب پیر طریقت نبی امین صاحب (مانکی شریف)

جناب پیرزادہ علامہ حافظ عبدالمالک صاحب قادری (لنڈی کوتل)

جناب پیرزادہ نورالحق القادری (لنڈی کوتل)

جناب حضرت علامہ مولانا فضل سبحان صاحب قادری (بغدادہ مردان)

جناب علامہ مولوی بشیر احمد صاحب چشتی گولڑوی

جناب مفتی عبدالقیوم صاحب ہزاروی (ناظم اعلی تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان)

جناب حضرت علامہ صبغت اللہ مجددی (سابق صدر افغانستان)

جناب صاحبزادہ سید محب الرحمن چھوہروی (چھوہر شریف ہری پور)

جناب پیر محمد افضل قادری صاحب (مرکزی ناظم اعلی جماعت اہلسنت پاکستان)

جناب حضرت سلطان محمود صاحب (دریائے رحمت حضرو)

جناب حاجی محمد حنیف طیب صاحب (سابق وفاقی وزیر)

جناب پیر صاحب بٹ خیلہ شریف

جناب مولانا عبدالسلام صاحب (برہ زئی شریف)

جناب مولانا حافظ محمد مدثر صاحب (مردان)

جناب مفتی غلام سرور صاحب ہزاروی

جناب پیر سید غلام مصطفی شاہ صاحب (توری شریف ایٹ آباد)

جناب سید امین الحسنات شاہ صاحب (بھیرہ شریف)

جناب پیر سفید شاہ ہمدرد (چیف ایڈیٹر روزنامہ وحدت پشاور)

جناب آغا سید ظفر علی شاہ صاحب (صدر ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور)

جناب سید لیاقت علی شاہ گیلانی (سجادہ نشین سید شاہ قبول اولیاءؒ)

جناب سید مسکین شاہ صاحب (ہری پور)

جناب پرویز خان خٹک صاحب (سابق صوبائی وزیر)

جناب الحاج غلام احمد بلور صاحب (ایم این اے)

ان حضرات کے علاوہ مقامی علمائے کرام کی ایک کثیر تعداد بھی سٹیج پر موجود تھی۔

کانفرنس کا باقاعدہ آغاز آیات ربانی کی تلاوت سے کیا گیا۔ اس کے بعد حضور پر نور، شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں عقیدت کے پھول نچھاور کیے گئے اور یہ سلسلہ کانفرنس کے دوران بھی وقفے وقفے سے جاری رہا۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جناب پیرزادہ نور الحق القادری صدر تنظیم نوجوانان اہلسنت نے فرمایا کہ یہ کانفرنس جو آج یہاں منعقد کی گئی ہے یہ تو دراصل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس ہے اور اس کانفرنس میں شرکت حضور کے دربار میں حاضری ہے۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے ہماری ہمیشہ کے لیے یہی دعا ہے کہ قیامت کے دن بھی انہی کے جھنڈے کے سایے میں ہوں۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ اگر ہم اپنی عبادات پر توجہ دیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور اللہ کے حضور میں توبہ کریں تو ہم دین دنیا دونوں میں سرخرو ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ لفظ "تصوف" کی پہل ہی توبہ سے ہوتی ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کو جہاد کی بھی تلقین کی۔ اپنی تقریر کے دوران انہوں نے پاکستان ٹیلی وژن پشاور مرکز سے نشر ہونے والے پروگرام "کھلا خط" پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ پروگرام احناف اور اہلسنت کے عقائد و مذہب کے خلاف ہے کیونکہ اس میں متنازعہ مسائل کو زیر بحث لایا جاتا ہے۔ اور پھر اہلنت سے دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے اُن مسائل پر حنفی مذہب کی بات ہی نہیں کی جاتی۔ اور ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ٹی وی پر سے جو فتویٰ بھی نشر ہو اس کی تصدیق تحقیق علماء و مفتیان سے کرائی جائے۔

جناب پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی (مدیر اعلی الحسن) نے کانفرنس سے اپنے خطاب کا آغاز علامہ اقبالؒ کے اس شعر سے کیا۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اس کے بعد انہوں نے باقاعدہ تقریر کا آغاز فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ حضرت شیخ گل صاحب، انکے صاحبزادگان، مانکی شریف کے پیرانِ عظام اور انکے تمام رفقاء و حضرات کو خیر کثیر عطا فرمائے جنہوں نے اس عظیم المرتبت کانفرنس کا انعقاد کیا نیز میں باہر سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں خصوصاً جناب صبغت اللہ مجددی اور جناب حاجی محمد حنیف طیب صاحب کا اور دیگر تمام مہمانوں کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے چند لمحے اس کانفرنس کی نذر کیے۔

انہوں نے کہا کہ تمام اہلسنت حضرات کو چاہیے کہ وہ اتحاد و یکجہتی اپناتے ہوئے حضرت شیخ گل صاحب کے نقش قدم پر چلیں اور انکے ساتھ اپنا رشتہ قائم و دائم رکھیں۔ کیونکہ اس پر آشوب دور میں جب کہ اہلسنت نزع کے عالم میں ہیں اور ان پر چہار اطراف سے حملے ہو رہے ہیں تو ان حالات میں یا رسول اللہ کا نعرہ لگانا جو کہ جہادِ عظیم ہے کا بیڑہ جناب شیخ گل صاحب نے اٹھایا اس کے جواب میں ہم لوگوں کو چاہیے کہ اپنے گھروں، مسجدوں اور دکانوں کے دروازوں پر یا رسول اللہ لکھیں تاکہ یہ منافق اور شیطان صفت یہ کلمہ طیبہ دیکھ کر بھاگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طریقہ حق اہلسنت پر استقامت عطا فرمائے اور ہمیں اتفاق و اتحاد عطا فرمائے تاکہ ہم ان اسلام دشمنوں کو جانیں جو خانقاہی نظام کو ختم کرنے کے درپے آزار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے مشائخ کو یہ خانقاہی نظام قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

جناب مفتی عبد القیوم صاحب ہزاروی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے اس کانفرنس میں آنے کا مقصد صرف اور صرف یہ ہے کہ میں اس عظیم الشان کانفرنس کا ایک منظر اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا تھا اور اس کانفرنس کے سارے منتظمین مبارکباد کے مستحق ہیں۔ کیونکہ یہ ایک فطری اجتماع ہے۔ اور انسان اپنی فطرت کیطرف ہی لوٹتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے منتظمین کو اور ہمت و استقامت نصیب فرمائے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان پیر محمد افضل قادری نے فرمایا کہ میں اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد پر صوبہ سرحد کے سنّی اور علمائے کرام و مشائخ عظام عموماً اور حضرت شیخ گل صاحب اور انکے صاحبزادگان و پیرزادگان مانکی شریف خصوصاً مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو قبول فرمائے اور اس کانفرنس کو اہلسنت کی بیداری کا سبب بنائے۔ انہوں نے کہا کہ اہل سنت کسی فرقے کا نام نہیں بلکہ مسلمانوں کی اصل جماعت کا نام ہی اہلسنت ہے کیونکہ جسطرح صحابہ کرام رضوان

اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر و ناظر جانتے و مانتے، یارسول اللہ کہتے، حضور کو مشکل کشا و حاجت روا گردانتے، ان سے فریادیں کرتے، نعت پڑھتے، ایصالِ ثواب کرتے اور میلادبیان کرتے بالکل اسی طرح اہلسنت و الجماعت بھی مندرجہ بالا تمام امور بجا لاتے ہیں کیونکہ یہ تمام امور صحابہ کرام سے ثابت ہیں۔ اور جو لوگ ان تمام باتوں کے خلاف ہیں تو ان لوگوں کی جزاء جہنم ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کے ان جیسوں کے پیچھے تمہاری نمازیں نہیں قبول ہوتی۔

پیرزادہ نبی امین صاحب مانکی شریف نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آج جب ہمیں ازادی حاصل کیے ہوئے بھی ۵۰ سال کا عرصہ گزر چکا ہے مگر پھر بھی ہمارا ملک امریکہ اور برطانیہ کا غلام ہے۔ اور ان اسلام دشمن طاقتوں کے مقابلے کے لئے ہمیں اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص بھی توہین رسالت کا مرتکب ہو وہ واجب القتل ہے۔ جہاں کہیں بھی آپ ایسے شخص کو اس گناہ کبیرہ کا مرتکب پائیں فوراً اسکا سر تن سے جدا کر دیں۔

سابق افغان صدر پروفیسر صبغت اللہ مجددی نے نہایت ہی فصیح و بلیغ خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ اس عظیم الشان یا رسول اللہ کانفرنس کا انعقاد اہلسنت و الجماعت کے افکار و نظریات و عقائد کے اظہار کے لئے بہت اچھا اور ضروری پلیٹ فارم ہے۔ اور سرحد کے علماء و مشائخ کو اس کانفرنس کا اہتمام کر کے بہت بڑا شرف حاصل ہوا ہے انہوں نے کہا کہ جو مسلمان بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت نبوی پر عمل پیرا ہوں گے وہ کبھی بھی ناکام اور گمراہ نہ ہوں گے۔ انہوں نے اپنے فکر انگیز خطاب میں عشقِ رسول اور حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عقائد اختیار کرنے پر بہت زور دیا۔ اپنی تقریر کے آخر میں انہوں نے عالم اسلام کے لیے عموماً اور افغانستان کے لیے خصوصاً دعا فرمائی۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے سید امین الحسنات شاہ صاحب (بھیرہ شریف) نے عشقِ رسول پر زور دیتے کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مملکتِ خداداد کے بانی قائداعظم محمد علی جناحؒ جب اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے انگلستان تشریف لے گئے تو وہاں انہوں نے قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے جس ادارے کا انتخاب کیا وہ "لنکنز ان" تھا اور اسکی وجہ یہ تھی کے اس ادارے کے باہر دنیا کے بڑے بڑے قانون دانوں کے نام ایک تختے پر لکھے ہوئے تھے۔ مگر ان سب میں سرفہرست حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام کندہ تھا۔ اور یہی وہ وجہ

تھی جس نے انھیں اس ادارے میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور کیا۔ اس عشق رسول کے جذبے کے تحت انہوں نے یہ ملک حاصل کیا جس میں مسلمان اپنے ایک اللہ اور ایک رسول کے احکامات کے تحت اپنی زندگیاں گزاریں۔ اور یہی عشق اب بھی استحکام پاکستان کے لئے بہت ضروری ہے۔

پیر سید صابر شاہ صاحب (وزیر اعظم کے مشیر برائے قومی امور) نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کانفرنس جیسے عظیم اجتماعات پورے عالم اسلام میں منعقد ہوں گے کیونکہ میڈیا کے اس دور میں پوری دنیا ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہے اور اس کانفرنس کی دیکھا دیکھی دنیا میں رہنے والے اور مسلمان بھی ایسے عظیم الشان اجتماعات منعقد کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آج مسلمان پستی اور زوال کا شکار ہیں جسکی بنیادی وجہ جذبہ جہاد اور عشق رسول کی کمی ہے غیر اسلامی قوتوں نے مسلمانوں کو اعتقادی بنیادوں پر تقسیم کر کے ان کے دلوں سے جذبہ حریّت ختم کر دیا ہے۔ مسلمانوں کو ان اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف صف آرا ہونا چاہیے اور ہمارے مشائخ کا یہ فرض بنتا ہے کہ خانقاہوں سے نکل کر رسم شبیری ادا کریں۔

کراچی سے خصوصی طور پر تشریف لائے ہوئے مہمان جناب حاجی محمد حنیف طیب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں اس پروقار یارسول اللہ کانفرنس کے انعقاد پر اسکے منتظمین کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں آج ہم جو اس ملک میں یا رسول اللہ کا نعرہ بلند کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں تو یہ ہماری بہت بڑی خوش نصیبی ہے کیونکہ جو ملک لا الہ الاللہ کے نعروں پر حاصل کیا گیا تھا اور جو ملک علماء و مشائخ عظام نے رات دن جدوجہد کر کے بنایا مگر اج اسی ملک میں ایک ایسی قوم پیدا ہو گئی جو کہ اپنے اسلاف کے دین سے مکر گئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسکے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان میں گستاخیاں سرعام کرتے ہیں مگر افسوس کہ ان کو پکڑ کر عبرت ناک سزائیں دینے والا کوئی غیرت مند مسلمان نہیں آج ہمارے ٹی وی اور ریڈیو سے دن رات گانے نشر ہو رہے ہیں ملک میں سودی نظام رائج ہے انگریز سامراج کے کالے قوانین آج بھی نافذ العمل ہیں مگر شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نظام مصطفی نافذ نہیں ہو سکتا اور یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے ملک پر قحط کا عذاب آیا ہے اور آئے دن کے ڈاکے اور قتل و غارت خصوصاً کراچی میں جو کہ معمول بن چکے ہیں، کے سدباب کے لیے بھی آپ (اہل سرحد) کچھ جدوجہد کریں اور ہمارا ساتھ دیں۔

جناب سید ظفر علی شاہ صدر ادارہ تبلیغ الاسلام نے تقریر کا آغاز اس شعر سے فرمایا

مٹ گئے مٹتے ہیں مٹ جائیں گے اعداء تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

انہوں نے کہا کہ مومن ہمیشہ پہاڑوں سے اٹھتے ہیں بالکل اسی طرح حضرت شیخ گل صاحب بھی پہاڑوں سے یا رسول اللہ کا نعرہ بلند کرتے ہوئے نکلے اور اہل پشاور اور پورے اہل پاکستان کو حضور نبی روف و رحیم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تعلیمات سے روشناس فرمایا اور اسلام کا جھنڈا بلند کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس کانفرنس میں جن جن حضرات نے شرکت کی ہے ان کو حضور علیہ التحیۃ والثنا نے خود یہاں طلب کیا ہے اور اس پرنور محفل میں شمولیت ایک عظیم سعادت ہے جو ہمیں نصیب ہوئی ہے۔

سب سے آخر میں کانفرنس کے صدر، تنظیم المشائخ کے صدر اور مانکی شریف کے سجادہ نشین جناب پیر طریقت شمس الامین صاحب نے نہایت ولولہ انگیز خطاب کرتے ہوئے حکومت وقت پر کڑی تنقید کی اور فرمایا کہ ہمارے علماء و مشائخ نے ہمیشہ امن و محبت، صلح و صفائی اور آشتی و بھائی چارے کا درس دیا مگر آج انہی کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم لوگ رائے ونڈ اور اہلحدیث کی مجالس میں جانے کے لیے تیار ہیں بشرطیکہ وہ اپنے اجتماع و مجلس کا نام یا رسول اللہ کے عنوان کے تحت رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا اور آپ کا فرض ہے کہ اس ملک میں نظام مصطفی کے نفاذ کے لیے جدوجہد کریں اور اگر ایک مرتبہ نظام مصطفی نافذ ہو گیا تو پھر کسی کی جرات نہیں ہو گی کہ وہ ملک میں فحاشی پھیلائے، اور شراب نوشی کرے اور سرعام سودی لین دین کرے۔ نیز انہوں نے اپنی تقریر میں عراقی عوام کے ساتھ ہمدردی کا بھی اظہار کیا اور امریکہ کو عالم اسلام کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ امریکہ سے ہر قسم کا تعاون ختم کرنے کا اعلان کرے۔ انہوں نے پاکستان کی مساجد میں ہونے والے قتل و غارت کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ ان دہشت گردوں کو بے نقاب کرے۔

کانفرنس سے دیگر علماء نے بھی خطاب کیا جن میں مولانا حافظ محمد مدثر (مردان)، مولانا مفتی غلام سرور ہزاروی، مولانا بشیر احمد جالوی چشتی (ڈیرہ اسمٰعیل خان) شامل ہیں۔

اس عظیم الشان کانفرنس میں جو قراردادیں بھاری اکثریت سے منظور کی گئیں ان کا متن درج ذیل ہے۔

(۱) ایک منظم سازش کے تحت جہاد کو فساد کی شکل میں پیش کیا جارہا ہے اور امت مسلمہ کے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ کانفرنس ایسی کوششوں کو

مستر و کرتی ہے اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشادِ گرامی پر عمل پیرا ہونا ضروری سمجھتی ہے کہ "جہاد روزِ قیامت تک جاری رہے گا"

(۲) کشمیر کے بارے میں واضح پالیسی اپنائی جائے کشمیر کا مسئلہ کشمیریوں کا نہیں بلکہ عالم اسلام کا مسئلہ ہے۔ اس مسئلہ کا حل صرف اور صرف جہاد ہے لہذا جہاد کا اعلان کیا جائے نیز بھارت پاکستان کا فطری اور ازلی دشمن ہے اس لیے اس کے ساتھ ہر قسم کا تعلق قطع کیا جائے۔

(۳) یہ کانفرنس حکومت سے پر زور مطالبہ کرتی ہے کہ مدارس دینیہ کے خلاف بنائی گئی پالیسی پر نظر ثانی کرے وہ مدارس جو بیرونی امداد سے چلتے ہیں یا کسی قسم کی دہشت گردی میں ملوث ہیں کسی رعایت کے مستحق نہیں لیکن جو مدارس بے سرو سامانی کی حالت میں دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں اپنا کردار ادا کر رہے ہیں اور ملک کی اسلامی نظریاتی اساس کے محافظ تیار کر رہے ہیں انکی مالی امداد بحال کی جائے۔

(۴) جب تک ملک میں سودی نظام معیشت کا خاتمہ نہیں کیا جاتا ہم قرآن حکیم کی رو سے اللہ تبارک و تعالی اور اسکے حبیب علیہ التحیۃ والتسلیم کے ساتھ (معاذاللہ، استغفراللہ) حالت جنگ میں ہیں۔ حکومت بلا تاخیر ملک میں غیر سودی معیشت کا اعلان کرے۔

(۵) حکومت وقت امریکی استعمار سے لاتعلقی کا اعلان کرے کیونکہ وہ پورے عالم اسلام کا دشمن ہے۔ وہ کبھی بھی اسلامی دنیا میں امن و امان اور اس کی خوشحالی کا خواہاں نہیں ہو سکتا۔

(۶) ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی و عریانی کا سختی سے سدباب خواتین پر پردے کی پابندی لازمی قرار دی جائے۔ ٹیلی وژن پر نیم عریاں اور فحش اشتہارات بند کیے جائیں۔ خاندانی منصوبہ بندی کے اشتہارات، اسلامی غیرت و حیاء کے لیے کھلا چیلنج ہے۔ اِسے بند کیا جائے۔

(۷) تنظیم المشائخ اہلسنت والجماعت پاکستان بھر کے ان خانقاہوں کے سجادہ نشینان، پیرانِ مکرم، مشائخ عظام، علمائے کرام، سادات کرام، جماعت اہلسنت کے تمام کارکنان، اہلسنت کی تمام سماجی تنظیموں خصوصاً ادارہ تبلیغ السلام، تنظیم اہلسنت، انجمن غلامان چشتیہ صابریہ، انجمن طلبہ اسلام اور مسلم ہینڈز کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے کانفرنس کے انعقاد سے مسلہ میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

(۸) ہم صوبہ سرحد کی انتظامیہ خصوصاً کمشنر پشاور ڈویژن، ڈپٹی کمشنر پشاور، اسسٹنٹ کمشنر، آئی جی پولیس، ڈی آئی جی، ایس ایس پی پشاور، اے آئی جی ٹریفک (پی۔ ڈی۔ اے)

باقی ص۲۲ پر

پیر طریقت فاضل اکمل جناب صاحبزادہ حافظ عبدالرحیمؒ

پروفیسر صاحبزادہ لطیف الرحمٰن

آپ کے والد بزرگوار کا اسم گرامی صاحبزادہ حافظ عبدالکریم اور دادا مرحوم و مغفور کا اسم شریف خان عبدالغفور خان تھا۔ آپ صاحبزادہ حافظ غلام محمد المعروف بہ حافظ صاحب بدھائی کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ تقریباً ۱۸۷۰ء بمطابق ۱۲۹۱ھ موضع خزانہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کی عمر سات آٹھ برس کی تھی کہ آپکے والد بزرگوار صاحبزادہ حافظ عبدالکریم نے مسجد مہابت خان کی امامت و خطابت کی مسند سنبھالی جب وہ محلہ خویشگی پشاور شہر کے مکان میں بمعہ اہل بیت منتقل ہوئے تو آپ انکے ساتھ رہے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی اور مزید علوم و فنون شہر کے جید علماء کرام سے حاصل کئے جو اپنے وقت کے عرفان الٰہی اور سلوک و تصوف میں کامل تھے۔ جب آپ نے تمام دینی علوم پر عبور حاصل کیا تو عین اسوقت آپ کے والد بزرگوار موضع بدھائی میں سکونت اختیار کر چکے تھے جسکا مفصل ذکر پچھلے باب میں آچکا ہے۔

جب آپ کے والد صاحب موضع بدھائی میں فوت ہوئے تو آپ دونوں بھائی رہ گئے۔ جنکو اپنے آباؤاجداد کی تبلیغی مشن کو بھی آگے بڑھانا تھا اور دیگر خاندانی امور پر بھی نظر رکھنا تھی۔ آپ کے بڑے بھائی صاحبزادہ حافظ غلام محمد، سیدو بابا کے موزون تھے اور اس نے آپ کو ہندوستان جانے کی ہدایت فرمائی تھی جسکی روشنی میں وہ وہاں اپنے فرائض انجام دے رہے تھے لیکن آپ ابھی بیعت نہیں کی تھی۔

چنانچہ آپ اپنے برادر محترم کے مشورے پر مانکی شریف تشریف لے گئے اور آپ نے حضرت شیخ عبدالوہابؒ پیر طریقت مانکی شریف سے بیعت کی اور وہاں انکے زیر سایہ رہے۔ آپ نے جملہ علوم متداولہ بدارج سلوک و تصوف کی تکمیل فرمائی تو پیر صاحب مانکی شریف نے اپ کو اپنے خاص خلفاء میں شامل کیا آپ انتہائی فصیح البیان اور خوش المحال تھے جسکی برکت سے آپکو اپنے مرشد نے اپنا موذن

بنایا جسکی وجہ سے آپکا مقام منفرد رہا۔ آپ کو جب اپنے محسن اعظم پیر صاحب مانکی شریف نے ہر لحاظ سے مکمل پایا تو آپ کو ماذون بنا کر مالاکنڈ کی طرف سفر کی ہدایت فرمائی۔ آپ نے مسنون رخت سفر باندھ کی براستہ مردان مالاکنڈ ایجنسی کی طرف سفر اختیار کیا۔ دو تین روز میں آپ درگئی پہنچ گئے وہاں چند دیہات میں سے گذر کر آپ موضع سورن شریف پہنچ گئے اور وہاں ایک مسجد میں قیام فرمایا۔ صبح کی اذان جب آپ نے دی تو گاؤں کے لوگ جوق در جوق مسجد میں پہنچنا شروع ہو گئے کیونکہ وہی اذان تھی جو کبھی آپ مانکی شریف میں دیا کرتے تھے۔ نماز باجماعت پڑھکر لوگوں نے آپ سے ملاقات کی اور آپ کو مستقل ٹھہرنے کی درخواست کی۔ آپ وہاں وعظ و تلقین فرماتے رہے اور دین کی تبلیغ جو آپ کے خاندان کا نصب العین بن چکا تھا، کرتے رہے۔ گاؤں کے لوگوں کو یہ تشویش لاحق تھی کہ کسی نہ کسی دن آپ وہاں سے چلے جائیں گے اسلئے وہاں کے لوگوں نے آپس میں متفقہ طور پر ایک فیصلہ کیا کہ انکو اپنی فرزندی میں لے کر مستقل کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ گاؤں کے ایک معزز اور دیندار آدمی نے آپ کو اپنی فرزندی میں لینے کی پیشکش کی۔ آپ نے اپنے بزرگوں سے مشورہ کیا اور انکی اجازت سے یہ پیشکش قبول فرمائی اور سورن شریف میں شادی کی۔ شادی کے بعد آپ نے اپنے لئے علیحدہ گھر بنایا اور ایک عظیم الشان جامع مسجد کی بنیاد رکھی تبلیغ اسلام کا کام جاری رکھا اور وعظ و تلقین فرماتے رہے۔ سینکڑوں لوگ آپ کے پاس آنا جانا شروع ہو گئے۔ بے شمار لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ نے مسجد مکمل کروائی، مہمانوں کے لئے لنگر کا انتظام کیا اور ہر وقت ذکر و فکر کی رونق جاری رہی اور سورن شریف کا پورا ماحول ہی نورانی بن گیا۔

آس پاس کے تیس چالیس دیہات کے لوگ علمی مسائل پوچھنے کے لئے آتے رہے اور ہر قسم کی علمی پیاس بجھاتے رہے آپ صاحب کشف و کرامت تھے آپ کا طلعت منور دیکھ کر پریشان حال لوگوں کی تسکین ہو جاتی تھی۔ مردان شہر کا ایک عقیدت مند جو اب بھی بقید حیات ہیں اور جن کا اسم شریف حاجی عبداللطیف ہے۔ بہت بڑے عالم اور نیک آدمی ہیں، تبلیغ دین کی خاطر مردان میں ایک بڑے دارلعلوم کے مہتمم ہیں، فرماتے ہیں کہ تقریباً بیس بچیس سال قبل جبکہ بابا صاحبؒ حیات تھے انکی زیارت کے لئے وہ ایک دوسرے ساتھی کے ساتھ سورن شریف جانے کے لئے روانہ ہوئے فرماتے

ہیں کہ وہ اس کا ساتھی درگئی سے پیدل روانہ ہوئے اور رات ہو گئی تقریباً دو میل راستہ ابھی باقی تھا کہ راستہ بھول گئے پریشان حال کھڑے تھے کہ دور سے ایک آدمی روشنی ہاتھ میں لئے ہوئے نمودار ہوا۔ کہتے ہیں کہ وہ خوش ہوئے کہ چلو اس آدمی سے پوچھ لینگے وہ آتے آتے انکے قریب پہنچا انہوں نے اس سے پوچھا تو جواباً کہنے لگا کہ اسکو بابا صاحبؒ نے بھیجا ہے کہ جاؤ ایک دو مہمان آرہے ہیں اور راستہ بھول گئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ حیران رہ گئے کہ اس تاریکی میں دو میل سے بابا صاحب نے انکو کیسے دیکھا؟ لیکن اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کو باخبر رکھتا ہے انکے لئے تاریکی اور فاصلہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔

آپ کو دعاؤں سے ہزاروں لوگ فیض یاب ہوتے رہے اور پورے علاقے میں جس میں مردان، تخت بھائی، شیر گڑھ، لونڈ خوڑ، کاٹلنگ، ہری چند، بٹ خیلہ اور بہت اور مقامات میں آپ کے مرید رہتے ہیں۔ ہر رمضان شریف میں باقاعدہ ختم قرآن پاک ہوتا رہا، رات دن مریدوں اور مہمانوں کی آمدورفت جاری رہتی تھی۔ ایک عجیب روح پرور کیفیت ہوتی تھی آپ کے کافی خلیفہ اور ماذون اپنے اپنے علاقے میں دینی خدمت انجام دیتے ہیں۔ بابا صاحبؒ جب کمزور ہوئے تو آپ نے اپنی زندگی میں اپنے بڑے فرزند صاحبزادہ عبدالحلیمؒ کو مسند خلافت پر بٹھایا جو عالم باعمل تھے، پرہیز گار اور صاحب استقلال تھے۔ بابا صاحبؒ بیمار ہوئے اور مختصر علالت کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا کہ اپ اپنی مسجد میں دفن ہوئے ہیں۔

آپ کا مزار شریف آج بھی خاص وعام کے لئے مرجع خلائق ہے۔ آپ کی وفات کے بعد حسب معمول سلسلہ چلتا رہا صاحبزادہ عبدالحلیمؒ کی خدمت میں لوگ جوق در جوق آتے رہے اور فیض یاب ہو کر واپس جاتے۔ ایک دفعہ آپ کا ایک مرید جسکا نام عبدالغنی تھا اور کراچی کا باشندہ تھا جسکا دماغی توازن بھی قدرے خراب تھا لیکن آپ کی دعاؤں سے اور روحانی علاج سے گزارا کر تا رہا وہ موضع سورن شریف آیا ہوا تھا اور وہاں کسی دوسرے مہمان کی بندوق سے کھیلتا رہا تھا کہ اچانک اس سے گولی چلی اور وہ آپ کو لگ گئی موقع پر موجود لوگوں نے آپ کو چارپائی پر ڈال کر درگئی ہسپتال جانے کی تیاری کی اور آپ کو لے جارہے تھے تمام راستے آپ ذکر الٰہی میں مشغول رہے اور یہ وصیت فرما رہے تھے کہ عبدالغنی کو کچھ نہ کہا جائے اور اسکو میں نے معاف کردیا ہے۔

یہ ہے اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا مقام آپ اپنے والد بزرگوار پیر طریقت صاحبزادہ حافظ عبدالرحیم ؒ کے پہلو میں مدفون ہیں آپ کے پانچ صاحبزادے ہیں (۱) صاحبزادہ عبدالعظیم (۲) صاحبزادہ حبیب خان صاحب (۳) صاحبزادہ عبدالخالق (۴) صاحبزادہ عبدالرازق صاحب (۵) صاحبزادہ عبدالحمید صاحب۔ آپ سب بہت عالم اور نیک ہیں۔ اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر گامزن ہیں۔ اپنے آستانے کی خدمت میں دن رات لگے رہتے ہیں۔ جب صاحبزادہ عبدالحلیم فوت ہوتے تو انکے چھوٹے بھائی صاحبزادہ عبدالحکیم خلیفہ ہوتے آپ نے بہت کم عرصہ گزارا تھا کہ وفات پائی آپ کے بھی پانچ صاحبزادے ہیں۔

(۱) صاحبزادہ عبدالرحمان صاحب (۲) صاحبزادہ عبدالحنان صاحب (۳) صاحبزادہ احمد صاحب (۴) صاحبزادہ عبدالودود اور (۵) صاحبزادہ عبدالواحد صاحب۔ یہ سب کے سب عالم اور پرہیز گار ہیں اور دینی خدمات ادا کر رہے ہیں۔ بابا صاحب ؒ کے تیسرے صاحبزادے عبدالسلام صاحب اس سے قبل وفات ہوتے تھے آپ کے دو صاحبزادے صاحبزادہ عبدالسمیع اور صاحب زادہ فہیم جو نہایت نیک اور پرہیز گار ہیں اور ابھی زیر تعلیم ہیں۔ آجکل آپ کے دو صاحبزادے زندہ ہیں جن میں بڑے صاحبزادے شیرین صاحب مسند خلافت پر متمکن ہیں اور چھوٹے صاحبزادے سید محمود صاحب ابو ظبی میں ہیں۔ صاحبزادہ شیرین صاحب نے ابتدائی علوم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کئے تھے قرآن پاک حفظ کیا اور علوم متداولہ میں تکمیل کرتے ہوتے اپنے والد بزرگوار سے بیعت ہوتے تھے۔ آپ قائم اللیل ہیں نہایت نیک اور صاحب صدق وصفا ہیں اسکے علاوہ آپ نہایت خوشگوار شخصیت کے مالک ہیں اور بہت منکسر المزاج ہیں سلسلہ قادریہ میں آپ خاصیان اللہ ورسول میں شامل ہیں۔

آپ نے اپنا آستانہ عالیہ اسی طرح آباد رکھا ہوا ہے۔ دور دراز کے مرید اور مہمان آتے رہتے ہیں اور آپ سے فیض یاب ہو کر لوٹ جاتے ہیں آپکی برکت سے سوران شریف میں دینی تجلیات سے لوگ منور ہوتے رہتے ہیں ذکر و فکر کی رونقیں لگی ہوتی ہیں آپ کے چار صاحبزادے ہیں۔

جن کے اسمائے گرامی یہ ہیں (۱) صاحبزادہ عبداللہ صاحب (۲) صاحبزادہ حمد اللہ صاحب (۳) صاحبزادہ اسحاق صاحب (۴) صاحبزادہ عبداللطیف صاحب آپ سب سلسلہ قادریہ کے نو آموز طالب علم ہیں اور

اپنے اباؤ اجداد کے نقش قدم پر گامزن ہیں۔ انکے علاوہ اس پاک خاندان کے چند صاحبزادے جو بابا صاحبؒ کے نواسوں میں شمار ہوتے ہیں علم وتقویٰ کے لحاظ سے اعلیٰ مقام کے حامل ہیں ابھی زیر تلمند ہیں اور دینی علوم کی تحصیل میں منہمک ہیں۔ انکے اسمائے گرامی یہ ہیں صاحبزادہ محبوب علی صاحب ایڈوکیٹ، صاحبزادہ عرب سلطان صاحب، صاحبزادہ مراد علی صاحب، صاحبزادہ امین صاحب، صاحبزادہ قدیم صاحب، صاحبزادہ وکیل صاحب، صاحبزادہ امجد صاحب صاحبزادہ ناصر صاحب اور صاحبزادہ عبدالصمد صاحب یہ سب اخلاق وتقویٰ میں پیش پیش ہیں۔ تبلیغ دین اور اپنے آباؤ اجداد کے مقرر کردہ ہدایت پر اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صراط مستقیم کی طرف لوگوں کو بلاتے رہتے ہیں انکے علاوہ بابا صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے کے چھ صاحبزادے ہیں جن کے اسمائے گرامی (۱) صاحبزادہ سید احمد صاحب (۲) صاحبزادہ نور محمد صاحب (۳) صاحبزادہ سلیمان صاحب (۴) صاحبزادہ خلیل الرحمان (۵) صاحبزادہ سلطان محمود صاحب (۶) صاحبزادہ داؤد صاحب ہیں۔ یہ تمام پرہیز گار اور اخلاق حسنہ کے مالک ہیں۔ تمام چھوٹے بڑے موجودہ سجادہ نشین صاحبزادہ شیرین صاحب کے زیر سایہ انکی ہدایات پر دین ومذہب کی خدمت کر رہے ہیں۔

بقیہ:- یارسول اللہ کانفرنس

میونسپل کارپوریشن اور واپڈا کے حکام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے یارسول اللہ کانفرنس کے انعقاد میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

صوبہ کے مختلف علاقوں سے لوگ جوق در جوق پیران عظام کی سربراہی میں وقفے وقفے سے پہنچتے رہے جنکی آمد کے اعلانات سٹیج سے باقاعدہ ہوتے رہے۔

کانفرنس کے اختتام پر مدینہ ویلفئیر ٹرسٹ کی جانب سے اعلان کیا گیا کہ وہ آئندہ سال سے یارسول اللہ کانفرنس کے انعقاد پر حاضرین محفل میں نیاز (لنگر) بھی پیش کریں گے۔

اس کے بعد کانفرنس کے اختتام پر اجتماعی دعا جناب پیر شمس الامین صاحب مانکی شریف نے کی جس میں امت مسلمہ کے لیے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ جس کے بعد تمام حاضرین نے نماز ظہر باجماعت ادا کی اور کانفرنس ختم کرنے کا اعلان کیا گیا۔

یارسول اللہ کانفرنس۔ تاثرات و معروضات

سید محمد انور شاہ قادری

کفش بردار مدیر اعلیٰ "الحسن"

دوسری یارسول اللہ کانفرنس منعقدہ ۶ نومبر ۱۹۹۷ء بروز جمعرات بمقام جناح پارک پشاور میں تنظیم المشائخ اہل سنت صوبہ سرحد کے زیر اہتمام حضرات مشائخ عظام، علمائے کرام اور محبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فقید المثال اجتماع دیکھنے میں آیا جس میں سرحد کے کونے کونے سے شمع رسالت کے پروانے اپنے اپنے مشائخ طریقت کی رہنمائی میں دور دراز کا سفر طے کر کے پشاور پہنچے۔ پنجاب، سندھ اور بلوچستان کے کے علماء و مشائخ بھی تشریف لائے۔ نیز افغانستان کے علماء و مشائخ حضرت علامہ پروفیسر صبغت اللہ مجددی سابق صدر افغانستان کی رہنمائی میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر ان حضرات گرامی قدر نے جو خطاب فرمایا اور قرار دادیں پیش کی گئیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

-- یارسول اللہ کا نعرہ لگانے والے تمام اہل سنت متحد ہو جائیں۔

-- یارسول اللہ کا نعرہ صحابہ کرام، اہلبیت عظام، تابعین، تبع تابعین اور علمائے حق کا شعار رہا ہے۔

-- مملکت خداداد پاکستان میں فی الفور نظام مصطفیٰ نافذ کیا جائے۔

-- عراق پر عائد اقتصادی پابندیاں ختم کروانے کے لئے اسلامی ممالک اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

-- اسلامی ممالک اقوام متحدہ کا بائیکاٹ کر کے اپنی اسلامی اقوام متحدہ تشکیل دیں۔

-- مشائخ عظام خانقاہوں سے نکل کر اسوہ شبیری پر عمل کریں۔

-- ڈش انٹینا پر پابندی لگائی جائے اور ٹی وی پر فحش و عریاں اشتہارات بند کئے جائیں۔

-- کشمیر کی آزادی کے لئے حکومت جہاد کا اعلان کرے اور بھارت سے تمام تعلقات ختم کردے۔

-- ڈالر اور ریال کے ذریعے پاکستان میں فتنہ و فساد برپا کرنے والوں کے خلاف بھرپور کارروائی کی جائے۔

-- رائج الوقت طبقاتی نظام تعلیم کو ختم کیا جائے۔

-- جہاد کو فساد کہنے والوں کی ۔ مت کی گئی اور افغانستان کی طالبان حکومت کو تعاون کی یقین دہانی کروائی گئی۔

تنظیم المشائخ صوبہ سرحد کی طرف سے جناح پارک میں اس کانفرنس کے موقع پر بہت عمدہ انتظامات کئے گئے تھے۔ پارک کے چاروں طرف چاک و چوبند محافظ مقرر کئے گئے تھے۔ مین گیٹ کے ساتھ ہی دائیں طرف کتابوں کے سٹال لگے ہوئے تھے۔ وضو کرنے کا بھی باقاعدہ انتظام کیا گیا تھا البتہ لاؤڈ سپیکر کا نظام بعض مقامات پر تسلی بخش نہ تھا اور سپیکر کا منہ بلند ہونے کی وجہ سے پنڈال میں ان کی آواز بہت کم گرتی تھی جس کے باعث ان جگہوں پر لوگ کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہاں سے اٹھ کر دوسری طرف چل دیتے تھے اور جہاں آواز بہتر سنائی دیتی وہاں پر رش بہت زیادہ جمع ہو جاتا تھا اور کھڑے ہونے کی جگہ بھی بمشکل ملتی تھی۔ وقت کی کمی کے باعث علمائے کرام کھل کر اپنے خیالات کا اظہار نہ کر سکے اور بعض علماء کرام تو صرف قرار داد پیش کرنے کے لئے سٹیج پر نمودار ہوتے۔

رات کو بی بی سی نے اپنی اردو سروس میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے بتایا کہ اس کانفرنس میں امریکہ کو اسلام کا دشمن نمبر ایک قرار دیا گیا۔ پاکستان ٹی وی نے بھی یا رسول اللہ کانفرنس کا ذکر اپنے خبر نامہ میں ٹیلی کاسٹ کیا لیکن یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ ٹی وی نے یا رسول اللہ کانفرنس کو سیرت کانفرنس کے نام سے یاد کیا۔

سرحد میں دوسری مرتبہ اس قدر عظیم الشان یا رسول اللہ کانفرنس کا انعقاد نہایت ہی خوش آئند اور مستحسن امر ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ پاکستان کے دوسرے صوبوں کی طرح سرحد میں بھی اہل سنت کثرت میں ہیں لیکن بات صرف اتنی ہے کہ وہ منتشر ہیں اور جب یا رسول اللہ کانفرنس نے انہیں جمع ہونے کا موقع فراہم کیا تو وہ اس طرح پروانہ وار حاضر ہوئے کہ ان کے جم غفیر کے سامنے جناح پارک کی وسعتیں سکڑ کر رہ گئیں اور دنیا والوں پر واضح ہو گیا کہ اہالیان سرحد اپنے آقا و مولیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے کس قدر والہانہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔

یہ یا رسول اللہ کانفرنس اس لحاظ سے بھی اپنی مثال آپ تھی کہ عرصہ دراز کے بعد نہ صرف پاکستان

بلکہ افغانستان کے بھی اکابرین اہل سنت کو ایک جگہ جمع ہونے کا موقع نصیب ہوا۔ ان کا یہ اتفاق و اتحاد اور یکجہتی امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے نہایت ہی فیوض و برکات اور خوشی و انبساط کا باعث ہے۔ اگر یا رسول اللہ کانفرنس کے منتظمین اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان اکابرین کی ایک الگ میٹنگ کا اہتمام کر لیتے اور ان کی گراں قدر مشاورت و رہنمائی میں مستقبل کے لئے کوئی ٹھوس لائحہ عمل تیار کرلیا جاتا تو یہ بہت مفید و کارآمد ثابت ہو سکتا تھا۔ بہر حال یہ فقیر چند مصروفیات پیش کرتا ہے۔ امید ہے تنظیم المشائخ کے رہنما اس پر غور فرمائیں گے۔

۱۔ سال میں ایک مرتبہ پشاور میں یا رسول اللہ کانفرنس کے انعقاد کے ساتھ ساتھ ایک ایسا پروگرام تیار کرنا چاہیئے کہ پورا سال اہل سنت کا آپس میں رابطہ رہے۔ اس سلسلے میں مختصر المعیاد اور طویل المعیاد منصوبے تیار کئے جائیں۔ مختصر المعیاد منصوبوں میں یہ کام کیا جا سکتا ہے کہ جہاں جہاں حضرات مشائخ عظام کی خانقاہیں موجود ہیں ان میں "شب جمعہ" کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ اہل سنت کی مساجد میں درس و تدریس کے علاوہ ماہانہ محفل میلاد اور محفل نعت کے پروگرام بنائے جائیں اور خصوصاً ربیع الاول شریف میں ہر جگہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جشن ولادت کے ضمن میں جلسے اور جلوس نکالے جائیں۔ طویل المعیاد منصوبوں میں مختلف مقامات پر اہل سنت کے مدارس قائم کرکے موجودہ مدارس کو ترقی دینے اور لٹریچر اشاعت کے پروگرام تیار کئے جا سکتے ہیں۔

۲۔ آئندہ کے لئے "یا رسول اللہ کانفرنس" کا پروگرام دو روزہ یا سہ روزہ ہونا چاہیئے۔ ہر روز دو نشستیں ہوں، خطاب کرنے والے علماء کرام کو پہلے سے موضوع دیا جائے تاکہ وہ اطمینان سے اپنے موضوع پر اظہار خیال کر سکیں۔ پھر ان تقریروں کو شائع کرنے کا اہتمام کیا جائے اور ان کی طرف سے پیش کردہ تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔ نیز اگر ممکن ہو سکے تو پشاور کے علاوہ ہزارہ، سوات اور جنوبی اضلاع میں بھی یا رسول اللہ کانفرنس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

حضرت ابو انیس صوفی محمد برکت علی لودھیانوی رحمۃ اللہ علیہ (اور اُنکے) مریدِ خاص الحاج الحافظ القاری علی گل صاحب مدظلہ العالی

سید محمد انور شاہ قادری

حضرت ابو انیس صوفی محمد برکت علی صاحب مشرقی پنجاب کے ضلع لودھیانہ میں حضرت نگاہی بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ۲۷ اپریل ۱۹۱۱ء کو پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد ۱۹ برس کی عمر میں فوج میں بھرتی ہو کر صوبیدار میجر کے عہدے تک ترقی کی، ملازمت کے دوران برصغیر پاک و ہند کے مختلف مقامات پر تعینات رہے اور اس عرصے میں آپ جہاں بھی مقیم رہے دن کو اپنے فرائض منصبی انجام دیتے اور رات عموماً اس علاقے میں کسی ولی کامل کے مزار پر گزار دیتے، یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ ۱۹۴۵ء میں ملازمت ترک کر کے اپنا تمام وقت یادِ الٰہی میں گزارنے لگے۔

بیعت و خلافت:- حضرت بابا صوفی برکت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ قادریہ جنیدیہ غفوریہ میں بیعت اور خلافت سے مشرف تھے، آپ کا یہ مکمل شجرہ طریقت درج ذیل ہے

فیض یافتہ برکت علی لودھیانوی از حضرت شاہ ولایت حکیم سید امیر الحسن سہارن پوری از حضرت قاری شاہ عبد الکریم صاحب نصیر پوری از معدنِ اسرار و مخزنِ انوار حضرت حاجی عبد الرحیم شاہ سہارن پوری از کثیر البرکت ہادی الثقلین حضرت شیخ عبد الغفور صاحب صواتی (سواتی) از قدوۃ عارفان حضرت شیخ کریم الدین محمد شعیب صاحب تور ڈھیری از حضرت شیخ حافظ محمد رشغری از حضرت شیخ محمد صدیق بشوانزی از حضرت شیخ جنید صاحب پشاوری از حضرت شیخ احمد ملتانی صاحب از حضرت شیخ شاہ عالم دہلوی از حضرت شیخ شاہ منور از حضرت شیخ شاہ دولہ از سید السادات، قطب الربانی محبوب سبحانی غوث الاعظم حضرت شیخ ابو سعید مبارک مخزومی از حضرت شیخ ابو الحسن علی صاحب الھنکاری از حضرت شیخ ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز

تیمی از حضرت شیخ شبلی (ابو بکر عبداللہ از حضرت شیخ الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی از حضرت شیخ عبداللہ سری سقطی از حضرت شیخ المشائخ معروف کرخی از حضرت شیخ داود طائی از حضرت خیر التابعین شیخ حسن بصری صاحب از حضرت شاہ نجف، امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی المرتضی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم از حضرت سید الکونین، رسول الثقلین احمد مجتبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ یہ شجرہ طریقت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ترتیب شریف سے نقل کیا گیا ہے

دارالاحسان کا قیام:۔ قیام پاکستان کے بعد سانگلہ (فیصل آباد) کے نزدیک سالار والا ریلوے سٹیشن کے قریب ایک ویران مقام کو اپنا مسکن بنایا اور اللہ تبارک تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ آہستہ آہستہ یہاں کے مکین آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفیض ہونے لگے، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کی شہرت و مقبولیت میں بھی اضافہ ہونے لگا اور ملک کے دور دراز حصوں سے عوام و خواص آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی اپنی استطاعت کے مطابق فیوض و برکات سے بہرہ مند ہونے لگے۔ آپ نے عقیدت مندوں کی تعلیم و تربیت اور تزکیہ نفس کے لئے "دارالاحسان" کے نام سے ایک خانقاہ قائم کی اس میں ایک "قران محل" تعمیر فرمایا جس میں دنیا بھر سے قدیم و بوسیدہ قران کریم کے نسخے جمع کیے گئے ہیں۔ یہاں پر انکی مضبوط اور خوبصورت جلد بندی کر کے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ گویا کہ یہ ایک بہترین قران لائبریری ہے۔ نیز دارالشفاء کے نام سے ہسپتال بھی قائم کیا گیا ہے۔ جہاں پر مریضوں کو مفت طبی امداد مہیا کی جاتی ہے۔ ہر سال دوبارہ اس ہسپتال میں آئی کیمپ لگایا جاتا ہے جس میں تجربہ کار ماہرین امراض چشم آنکھوں کے آپریشن کرتے ہیں۔ مادرزاد نابینا افراد کے لیئے یہ کیمپ خصوصی کشش کا باعث ہوتے ہیں کیونکہ ایسے مریضوں کے انتہائی کامیاب آپریشن یہاں ہوئے اور ان کی بینائی بحال ہو چکی ہے۔ ذوالفقار علی بھٹو (مرحوم) کے دورِ حکومت میں وفاقی وزیر حفیظ اللہ چیمہ نے سالار والا ریلوے سٹیشن کا نام بدل کر "دارالاحسان" رکھ دیا۔

دینی و روحانی خدمات:۔ دار الاحسان نے ملک بھر میں اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے لیے ناقابلِ فراموش خدمات انجام دیں، جس کے نتیجے میں ہزارہا غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور غفلت میں پڑے ہوئے بے شمار مسلمان اسلام کی حقیقی روح سے سرشار ہوئے۔ حضرت بابا صوفی برکت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکثر یہاں سے تربیت یافتہ سالکین پر مشتمل

ایسی جماعتیں مختلف علاقوں کو روانہ کرتے تھے جو وہاں پہنچ کر لوگوں کو اسلام کی حقانیت، یادِ الٰہی، محبت رسول، واطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدمت خلق کی تعلیم دیا کرتی تھیں۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد پر خود کاربند ہونا اور دوسروں کو اس کی رغبت دلانا ان جماعتوں کے فرائض میں شامل ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ آپ کی انہی کوششوں کی بدولت ہزاروں لگڑوں نے آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔ یہ قوم اسلام سے قبل خانہ بدوشوں کی زندگی بسر کرتی تھی، حلال و حرام سے بے نیاز سور، گیدڑ، اور بلیوں کا گوشت ان کی مرغوب غذا تھی اور یہ لوگ عموماً "بلی کھاتے" کے نام سے معروف تھے لیکن باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے فیضان نظر سے دولت ایمان سے مشرف ہو کر یہ لوگ مستقل طور پر فیصل آباد میں رہائش پذیر ہو گئے اور باباجی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں پر ان کے لیے رہائشی کالونیاں تعمیر کروائیں جو ہر قسم کی بنیادی سہولتوں سے آراستہ ہیں۔ ان میں مسجد، سکول اور ڈسپنسریاں قائم کی گئیں تاکہ تعلیم و تربیت اور علاج معالجے کی تمام ضروریات بآسانی پوری ہو سکیں۔

تصنیفات و تالیفات:۔ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کسی دینی درسگاہ سے باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی تھی لیکن آپ نے اسلام پر ایسی گرانقدر کتابیں تحریر فرمائیں اور انھیں شائع کر کے مفت تقسیم کیا جو عموماً کتب خانوں میں حوالہ جاتی مآخذ کے طور پر استعمال ہوتی ہیں، راقم الحروف کو آپ کی درج ذیل کتابوں کے متعلق معلومات ہوئی ہیں۔

(۱) کتاب العمل بالسنت ترتیب شریف:۔ یہ عظیم الشان کتاب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دور میں دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس کے موقع پر پاکستان آنے والے تمام اسلامی ممالک کے سربراہوں کو بھی پیش کی گئی۔

(۲) مقالاتِ حکمت ۳۰ جلد

(۳) منازل احسان ۶ جلد

(۴) اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ۴ جلد

(۵) انوارِ صابری (سوانح حیات)

(۶) اویس قرنی (سوانح حیات)

(۷) رسالہ دار الاحسان ۔ ۔ یہ باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں باقاعدہ شائع ہوتا رہا۔

وفات:۔ حضرت صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل دارالاحسان سے موضع دسوہہ کی طرف ہجرت کر گئے جو فیصل آباد سے سمندری روڈ پر چودہ کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ آپ نے وہاں پر بھی ایک خانقاہ بنائی جس میں مسجد اور آنکھوں کا

ہسپتال تعمیر فرمایا اور پھر ۱۶ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۷ء کو وصال فرمایا اور یہیں دفن کیے گئے۔ آپ کی رحلت کے بعد آپ کے ایک عقیدت مند جناب ادیب جاودانی صاحب ایڈیٹر "مون ڈائجسٹ" نے اپنے رسالے کی تین اشاعتیں (مئی، جولائی، ستمبر ۱۹۹۷ء) "حضرت صوفی محمد برکت علی نمبر" کے طور پر شائع کیں جن میں آنجناب کے معتقدین، متوسلین اور اولاد امجاد کے انٹرویوز اور تاثرات جمع کیے گئے ہیں، شاید یہ سلسلہ ابھی مزید بھی چلتا رہے گا۔

بابا جی اور صوبہ سرحد:-

حضرت بابا محمد برکت علی کا حلقہ ارادت بہت وسیع تھا لیکن اہالیان سرحد کے ساتھ آپ کو خصوصی انس و محبت تھی جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ آپ کے مشائخ میں چوتھی پشت حضرت شیخ الاسلام والمسلمین حضرت شیخ عبدالغفور صاحب المعروف اخوند صاحب سوات رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۵ھ) اکے مرشد قدوۃ عارفان حضرت شیخ محمد شعیب تور ڈھیری (المتوفی ۱۱۸۹ھ) اور ان کے مرشد حضرت قدوۃ السالکین شیخ جنید پشاوری (المتوفی ۱۰۹۰ھ) رحمتہ اللہ علیہم اجمعین کے مزارات صوبہ سرحد میں ہیں گویا صوفی صاحب کے مشائخ عظام میں ان پانچ عظیم المرتبت ہستیوں کا تعلق سرحد سے ہے علاوہ ازیں بابا جی ایک عرصہ تک پشاور میں حضرت شیخ المشائخ حضرت شیخ حبیب نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر معتکف رہتے ہوئے یاد الٰہی میں مشغول رہے اس عرصے میں استاد کامل مرشد اکمل، بقیہ السلف، حجتہ الخلف، حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی (مدیر اعلی "الحسن") کے ساتھ صوفی صاحب کی ملاقات رہتی تھی، استاد محترم اس پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں "صوفی صاحب کسی سے گفتگو نہ فرماتے بال اور ہاتھ کے ناخن بہت زیادہ بڑھے ہوئے تھے لیکن آپ ہر طرف سے بے نیاز رہتے ہوئے "یاحی یا قیوم" کے ورد میں مگن رہتے اور آپ نے تین کروڑ مرتبہ یہ ورد کیا"

پشاور کے الحاج الحافظ القاری علی گل صاحب مدظلہ العالی کا بابا جی سے مستفیض ہونا:-

حضرت قاری علی گل صاحب پشاور کے ایک جید ترین حافظ اور قاری ہیں۔ آپ پشاور میں جناب عالم گل صاحب کے ہاں ۱۹۳۰ء میں پیدا ہوئے۔ ناظرہ قران استاد شیر محمد صاحب امام مسجد غزیکہ توت سے پڑھا اور مدیر اعلی الحسن حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی کے ایماء پر حضرت حافظ قاری عبد السلام صاحب مہتمم مدرسہ طورہ قل

بائے پشاور سے قرآن مجید حفظ کیا۔ دینی کتابیں خلاصہ کیدانی، المنیۃ المصلی، قدوری، مشکوۃ المصابیح اور قرآن مجید کا ترجمہ حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب سے پڑھا۔ پھر آنجناب نے ہی انھیں جامع مسجد مہابیہ سبزی منڈی پشاور میں امامت پر فائز فرمایا۔ قاری صاحب نے آنجناب کے تعاون سے یہاں پر "مدرسہ عالیہ فرقانیہ" قائم فرمایا جس میں قرآن مجید کے ناظرہ، قرات و تجوید اور حفظ القران کا اہتمام کیا گیا ہے۔ قاری صاحب کی ابتداء سے ایسی تربیت ہوئی تھی کہ آپ اکثر بزرگان کرام کی تلاش میں رہتے اور ان سے مل کر فیوض و برکات حاصل کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ انہیں جب حضرت بابا صوفی محمد برکت علی صاحب کے متعلق علم ہوا تو پہلے ان کے ساتھ خط و کتابت کے ذریعے تعلقات استوار کیے اور پھر چند ساتھیوں کے ہمراہ ۱۹۷۵ء میں پہلی بار ملاقات کے لیئے حاضر ہوئے بقول قاری صاحب اس موقع پر باباجی کے داماد جناب منظور احمد صاحب گورایہ بھی موجود تھے۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ ۱۹۷۷ء میں قاری صاحب نے باباجی کے دستِ حق پرست پر باقاعدہ بیعت کا شرف حاصل کیا اور پھر دو ماہ کے بعد باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے قاری صاحب کو پشاور میں نمائیندگی کے فرائض انجام دینے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

" قاری صاحب لوگوں کو قرانِ پڑھاو، نیکی کا حکم دو، اور برائی سے روکو۔ سرحد میں تمام مشائخ خصوصاً پشاور میں حضرت شیخ حبیب صاحب اور سوات میں حضرت اخوند عبد الغفور صاحب کے مزارات پر حاضری دیا کرو یہ ہمارے سلسلے کے بزرگ ترین حضرات ہیں اور ساتھ کوئی شیرینی وغیرہ لے جا کر ایصالِ ثواب کر کے وہاں موجو حاضرین میں تقسیم کر دیا کرو نیز پیر کے دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مبارک پر کوئی کھانے کی چیز غربا کو کھلا دیا کرو کیونکہ بھوکوں کو کھانا کھلانا اور ننگوں کو پہنانا ہمارا طریقہ ہے اور یہ باقاعدگی سے کیا کرو"

باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جناب قاری صاحب کو ایک خط میں بھی انہی امور کی بجا آوری کی تاکید فرمائی تھی جس کا عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ قاری صاحب اب تک اپنے مرشد ارشد کے ان ارشاداتِ عالیہ پر کاربند ہیں اور پیر کے دن ایک لنگر بھی دیتے ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ انھیں اپنے مرشد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے روحانی درجات بلند فرمائے (آمین)

ماخذ:- (۱) صوفی برکت علی، کتاب العمل بالسنہ المعروف ترتیب شریف

(۲) مون ڈائجسٹ مدیر ادیب جاودانی۔

(۳) انٹرویو حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی مدظلہ العالی مدیر اہل الحسن

(۴) انٹرویو حضرت الحاج حافظ قاری علی گل صاحب مہتمم "مدرسہ عالیہ فرقانیہ" سبزی منڈی پشاور۔

يا حي　　بسم الله الرحمن الرحيم　ماشاء الله لا قوة الا بالله　　يا قيوم

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا ومولانا وحبيبنا محمد النبي الامي وعلى اله واصحابه وعترته بعدد كل معلوم لك ، بعدد خلقك ورضى نفسك وزنة عرشك ومداد كلماتك استغفر الله

يا حي　　الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه　　يا قيوم

دار الاحسان

بلغوا عني ولو اية (الحديث)
پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ایک ہی آیت

دعوۃ وتبلیغ الاسلام

كل شئ فى دعوة وتبليغ الاسلام
ہماری ہر شے اسلام کی دعوت و تبلیغ کیلئے ہے
وكلنا الدعوة وتبليغ الاسلام
اور ہم سب اسلام کی دعوت و تبلیغ کیلئے ہیں

يايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك ، وان لم تفعل فما بلغت رسلته ط (المائدة : ٦٧)

اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اس پیغام کو (لوگوں تک) پہنچا دیں جو آپ کے پروردگار کی طرف سے آپ پر اتارا گیا ہے۔ اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شمارہ ....
تاریخ ....

محترم قاری صاحب
آپ کے لئے دعائے خیر کی
ٹی وی پر آپ جیسے ماشاءاللہ میں
لوگوں کو نیکی کا حکم دے رہے ہیں اور کو
ماشاءاللہ

(دستخط)

مولانا محمد برکت علی لدھیانوی

[illegible] دار الاحسان [illegible]